بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جواب از کتاب ”حقیقۃ الوَحی“ از تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

(روحانی خزائن جلد:22۔سنِ اشاعت2008ء)   (صفحہ نمبر2 تا 75)

سوال نمبر1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس کتاب کو تصنیف کرنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟(ص:2)

جواب نمبر1۔ آپ علیہ السّلام نے اس کتاب میں نہ صرف اپنے مسیح موعود ہونے کے بیّنہ دلائل بیان فرمائے ہیں بلکہ اسلام کا زندہ اور سچا ہونا بھی ثابت کیا ہے۔

سوال نمبر2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خُدا تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا کرنے کے لیے کس چیز کو بطور شہادت روّیت کے پیش کیا ہے؟(ص:2)

جواب نمبر2۔ آپ علیہ السلام نے قرآن کریم کو بطور شہادت روّیت کے پیش کیا ہے جس سے خُدا تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر3۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اس رسالہ کو لکھنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟(ص:3)

جواب نمبر3۔ آپ علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ”اس زمانہ میں جس طرح صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابلِ اعتبار ہو سکتا ہے۔اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خُدا کا۔اور حدیث النفس ہو اور نہ حدیث لربّ“۔

سوال نمبر4۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے وحی الٰہی کی کیا فلاسفی بیان فرمائی ہے؟(ص:3 حاشیہ)

جواب نمبر4۔ فرمایا” جس طرح ایک تو آفتاب پر بادل محیط ہو اور دُوسرے اس کے ساتھ گرد و غبار بھی اُٹھا ہوا ہو تو اس صورت میں آفتاب کی روشنی صاف طور سے زمین پر نہیں پڑ سکتی۔اسی طرح جب نفس پر اپنی ذاتی تاریکی اور شیطان کا غلبہ ہو تو رُوحانی آفتاب کی روشنی صاف طور پر سے اُس پر نہیں پڑے گی۔اور جیسے جیسے وہ گرد و غبار اور اَبر کم ہوتا جائے گا روشنی بھی صاف ہوتی جائے گی۔پس یہی فلاسفی وحی الٰہی کی ہے“۔

سوال نمبر5۔ مصفّا وحی کون لوگ پاتے ہیں؟(ص:3)

جواب نمبر5۔ مصفّا وحی وہی لوگ پاتے ہیں۔جن کے دل صاف ہیں اور جن میں اور خُدا میں کوئی روک نہیں۔

سوال نمبر6۔ کن لوگوں پر شیطان تسلط نہیں پا سکتا؟(ص:3۔4)

جواب نمبر6۔ وہ لوگ جو اپنے صدق اور وفا اور عشقِ الٰہی میں کمال کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

سوال نمبر7۔ شیطان کے پنجہ میں گرفتار لوگوں کی اپنی خوابوں اور الہاموں کو پیش کرنے کی دَرپردہ کیا نیّت ہوتی ہے؟(ص:4)

جواب نمبر7۔ وہ یہ نیّت رکھتے ہیں کہ وہ ایسی خوابوں اور الہاموں کو پیش کر کے سچّے مذہب کی اُن سے تحقیر کریں یا لوگوں کی نظر میں خُدا کے پاک نبیوں کو معمولی انسانوں کی طرح دکھائیں۔ اور یا یہ دکھائیں کہ اگر خوابوں اور الہاموں کے ذریعہ کسی مذہب کی سچّائی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر ہمارے مذہب اور طریوہ کو سچّا مان لیا جائے۔

سوال نمبر8۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس کتاب کو کتنے باب پر منقسم فرمایا اور کن لوگوں کی بابت ہے؟ (ص:7)

جواب نمبر8۔ آپ علیہ السّلام نے اس کتاب کو تین ابواب پر منقسم فرمایا۔ پہلا باب اُن لوگوں کی بابت ہے جن کو بعض سچّی خوابیں یا الہام ہوتے ہیں لیکن اُن کا خُدا تعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ دُوسرے باب میں جن کو بعض اوقات سچّی خوابیں یا الہام ہوتے ہیں اور اُن کا خُدا تعالیٰ سے کچھ تعلق بھی ہوتا ہے لیکن بڑا تعلق نہیں ہوتا۔ باب سوم اُن لوگوں کی بابت ہے جو خُدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفّٰی طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر شرف مکالمہ و مخاطبہ اُن کو حاصل ہے۔ اور خوابیں بھی اُن کو فلق الصبح کی طرح سچّی آتی ہیں اور خُدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم اور اصفّٰی تعلق رکھتے ہیں۔

سوال نمبر9۔ انسان کی پیدائش کا کیا مقصد بیان ہوا ہے؟ (ص:7)

جواب نمبر9۔ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے اور اُس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لیے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے۔

سوال نمبر10۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی دماغ کو کون کون سی قوتیں عطا کی ہیں؟ (ص:7تا8)

جواب نمبر10۔ خُدا تعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کر کے اور ذرّہ ذرّہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرتِ باری عزّاسمہ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو کچھ ترتیب ابلغ اور محکم نظامِ عالم میں پائی جاتی ہے۔ اُس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہے کہ کوئی اس کا صانع ہو اور دوسری طرف اس کو رُوحانی حواس اور رُوحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تاکہ وہ قصور اور کمی جو خُدا تعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے۔ وہ روحانی وقتیں اس کو پورا کر دیں۔

سوال نمبر11۔ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ خُدا تعالیٰ کی کامل شناخت کیوں نہیں ہو سکتی؟ (ص:8)

جواب نمبر11۔ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں اُن کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیبِ محکم اور ابلغ پر نظر کر کے یہ حکم دیں کہ اس جامع الحقائق اور پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیے یہ تو ان کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ صرف ضرورتِ صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیے اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی

الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لیے اور اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لیے جو معرفتِ کامل کے لیے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قویٰ بھی ان کو عطا ہوں تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور سے کام لیا جائے اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھا سکیں جس طور سے عقلی قوتیں اس چہرہ کو نہیں دکھا سکتیں۔

سوال نمبر 12۔ معرفتِ کاملہ تک پہنچانے کے لیے انسان کو کتنے سے قویٰ عطا کیے گئے ہیں؟ اور وہ کیا ہیں (ص:8تا9)

جواب نمبر 12۔ معرفتِ کامل تک پہنچانے کے لیے انسان کو دو قسم کے قویٰ عطا کیے گئے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے۔ اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔

سوال نمبر 13۔ رُوحانی قوتوں میں جو انفعالی طاقت پائی جاتی ہے وہ کیا کام کرتی ہے؟ (ص:9)

جواب نمبر 13۔ ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدء فیض کے فیوض اُن میں منعکس ہو سکیں سو اُن کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ حصّولِ فیض کے لیے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان میں نہ ہو، تا خُدا تعالیٰ سے معرفتِ کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک اُن کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالمِ پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیے بلکہ اس صانع سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ کامل طور پر پاکر اور بلاواسطہ اُس کے بزرگ نشان کو دیکھ کر اس کا چہرہ دیکھ لیں اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کر لیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔

سوال نمبر 14۔ کبھی کبھی انسانوں کو سچّی خوابیں اور الہام ہونے کی کیا حکمت ہے؟ (ص:9)

جواب نمبر 14۔ کبھی کبھی انسانوں کو سچّی خوابیں اور الہام ہوتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ اُن کے لیے آگے قدم رکھنے کے لیے ایک راہ کھلی ہے لیکن اُن کے خوابوں اور الہاموں میں خُدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لیے آتی ہیں تا اُن پر خُدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لیے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچّی خوابوں اور سچّے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں گے اور اس بارے میں کوئی علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیے اُن کو حاصل نہ ہو تو خُدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔۔۔ اس کے سمجھنے کے لیے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔

سوال نمبر 15۔ خُدا تعالیٰ کے لیے اپنا نفس ذبح نہ کرنے والوں اور انبیاء اور رُسل کی شہوات اور جسمانی خواہش کے فرق کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کس طرح بیان فرمایا ہے؟ (حاشیہ ص:9)

جواب نمبر 15۔ فرمایا "کہ جسمانی خواہش اور شہوت انبیاء اور رُسل میں بھی ہوتی ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ وہ پاک لوگ پہلے خُدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے تمام خواہشوں اور جذبات نفسانہ سے الگ ہو جاتے ہیں اور اپنے نفس کو خُدا کے آگے ذبح کر دیتے ہیں اور پھر جو خُدا کے لیے کھوتے ہیں فضل کے طور پر اُن کو واپس دیا جاتا ہے۔ اور سب کچھ اُن پر وارد ہوتا ہے اور وہ درماندہ نہیں ہوتے مگر جو لوگ خُدا کے لیے اپنا نفس ذبح نہیں کرتے اُن

کے شہوات اُن کے لیے بطور پردہ کے ہو جاتے ہیں آخر نجاست کے کیڑے کی طرح گند میں مرتے ہیں۔ پس اُن کی اور خُدا کے پاک لوگوں کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک ہی جیل خانہ میں داروغہ جیل بھی رہتا ہے اور قیدی بھی رہتے ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ داروغہ اُن قیدیوں کی طرح ہے"

سوال نمبر 16۔ علم کی کتنی اقسام بیان ہوئی ہیں اور کون کون سی ہیں؟ (حاشیہ ص:10)

جواب نمبر 16۔ علم کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں نمبر 1۔ علم الیقین۔ نمبر 2۔ عین الیقین۔ نمبر 3۔ حق الیقین۔

علم لیقین یہ ہے کہ جیسا کوئی دور سے دھواں دیکھ کر یہ قیاس کرے کہ اس جگہ ضرور آگ ہو گی۔ 2۔ دوسرا عین الیقین جیسا کہ کوئی اس آگ کو اپنی آنکھ سے دیکھ لے۔ 3۔ تیسرا حق الیقین کہ جیسا کوئی اس آگ کو دیکھ کر اس میں ہاتھ ڈال کر اس کی گرمی محسوس کرے۔

سوال نمبر 17۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے وحی کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟ (ص:11)

جواب نمبر 17۔ فرمایا: "کہ وحی دو (2) قسم کی ہے۔ وحی الابتلا اور وحی الاصطفاء۔ وحی الابتلا بعض اوقات موجبِ ہلاکت ہوتی ہے جیسا کہ بلعم اسی وجہ سے ہلاک ہوا۔ مگر صاحبِ وحی الاصطفاء کبھی ہلاک نہیں ہوتا"۔

سوال نمبر 18۔